جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر مفتی سے معلوم کرلیں۔۔ (ابوزبیر)

آپ کے مسائل اور اس کے جوابات (28)

از مفتی محمد صاحب

دارالافتاء، جامعۃ الرشید، احسن آباد، کراچی

مضامین:

☆ ناخن پالش، شیونگ کا سامان بیچنے کا حکم
☆ سنن غیر مؤکدہ نہ پڑھنے پر نکیر کا حکم
☆ رکشہ اسٹینڈ کا کرایہ لینے والوں کی کمائی کا حکم
☆ صوبہ خیبر پختونخوا والے اگر کسی دوسرے صوبہ میں ہوں تو روزہ و عید کس کے ساتھ منائیں؟
☆ والد کے حکم پر ٹی وی ریموٹ کی مرمت کروانا
☆ رمضان میں نماز مغرب میں 20 منٹ تاخیر کا حکم ☆ کس رنگ کا خضاب جائز ہے؟
☆ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام سے مدد لینے کا حکم

www.alkalam.pk

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ناخن پالش،شیونگ کا سامان بیچنے کا حکم:

سوال: ہمارا ایک جنرل اسٹور ہے اور جنرل اسٹور میں عورتوں کا سامان زیادہ ہوتا ہے، میں نے سنا ہے کہ ناخن پالش، لپ اِسٹک اور مردوں کے لیے شیونگ کا سامان وغیرہ بیچنا جائز نہیں۔قرآن و حدیث کی روشنی میں مسئلہ کی وضاحت فرمائیں۔
کوئی ایسی کتاب بھی بتادیں جس میں تجارت کا مکمل شرعی طریقہ کار ہو اور اشیاء کے بارے میں مکمل تفصیل ہو کہ فلاں چیزوں سے بچنا چاہیے اور فلاں سے نہیں۔ (محمد رئیس۔ ضلع ٹانک)

جواب: ناخن پالش اور لپ اِسٹک وغیرہ اگر وضو و غسل میں اعضاء تک پانی پہنچنے سے مانع نہ بنتے ہوں تو ان کی بیع بلا تفصیل جائز ہے، اور اگر یہ چیزیں اعضائے وضو تک پانی کے پہنچنے سے رکاوٹ بنتی ہوں تو ایسی صورت میں بھی اگر ان کو لگانے کے بعد اتارنا آسانی سے ممکن ہو تو ان کی بیع جائز ہے۔ اگر کوئی خریدار ان کو لگانے کے بعد، اتارے بغیر وضو کرتا ہے تو یہ اس کی اپنی غفلت ہوگی جس کا گناہ فروخت کنندہ کو نہ ہوگا، البتہ اگر ناخن پالش وغیرہ ایسی ہو کہ پانی کے لیے رکاوٹ بھی بنتے ہوں اور ان کو لگانے کے بعد بلا مشقت اتارنا ممکن بھی نہ ہو تو ایسی ناخن پالش وغیرہ کا بیچنا جائز معلوم نہیں ہوتا۔ باقی بلیڈ اور ریزر کا جائز استعمال موجود ہونے کی وجہ سے ان چیزوں کی بیع جائز ہے اور شیونگ برش اور کریم کو بھی لوگ گردن اور گالوں کا خط بنانے کے لیے استعمال کرتے ہیں، لہٰذا ان کی بیع بھی فی نفسہٖ جائز ہے، البتہ اگر کسی خریدار کے بارے میں پتہ ہو کہ وہ ان چیزوں کو ڈاڑھی مونڈھنے میں استعمال کرے گا تو خاص ایسے شخص کے ہاتھ ان چیزوں کی بیع جائز نہیں۔

مسائل تجارت کے لیے "تسہیل بہشتی زیور" کا مطالعہ کریں۔

سنن غیر مؤکدہ نہ پڑھنے پرنکیر کا حکم:

سوال: ایک آدمی سنت غیر مؤکدہ پڑھتا ہے لیکن اگر کوئی دوسرا شخص نہ پڑھے تو اس پر سخت ناراض ہوتا ہے، خاص طور پر مسجد کے امام صاحب اگر سنت غیر مؤکدہ نہ پڑھیں تو ان پر سخت ناراض ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی کہتا ہے کہ امام صاحب سنت غیر مؤکدہ نہیں پڑھتے، یعنی سنت غیر مؤکدہ کو لازمی سمجھتا ہے۔اس شخص کا فعل صحیح ہے یا نہیں؟ کیا یہ شخص بدعت کا مرتکب تو نہیں ہورہا؟ قرآن وسنت کی روشنی میں تسلی بخش جواب عنایت فرمائیں۔ (محمد شاہد الرحمٰن ۔ سمندری، فیصل آباد)

جواب: سنن غیر مؤکدہ کا حکم سنن زوائد اور نوافل کی طرح ہے، یعنی ان کے کرنے میں تو ثواب ہے مگر ترک پر شرعاً کوئی گناہ یا ملامت نہیں، لہٰذا عام لوگوں کو نرمی اور محبت کے ساتھ اس کی دعوت اور ترغیب تو دی جاسکتی ہے، مگر نہ پڑھنے پر نکیر کرنا بالخصوص ایسی سخت نکیر جس کا سوال میں ذکر ہے کسی طرح جائز نہیں۔فضائل ومستحبات پر عمل کرنے کی جتنی اہمیت ہے، ان کو ان کے درجہ اور مقام پر رکھنے کی اہمیت اس سے زیادہ ہے، لہٰذا کسی سنتِ غیر مؤکدہ، نفل یا مستحب کام کے ترک پر عام حالات میں نکیر نہ کرنا چاہیے۔ ہاں دعوت دینے میں کوئی حرج نہیں۔ نیز اگر کوئی کسی کی تربیت میں ہو، جیسے نوعمر بچے، شاگرد، مرید وغیرہ تو شیخ اور استاد کی طرف سے ان لوگوں پر ایسے فضائل کے ترک کی وجہ سے نکیر جائز ہے مگر دوسرے لوگوں پر نکیر جائز نہیں۔

رکشہ اسٹینڈ کا کرایہ لینے والوں کی کمائی کا حکم:

سوال: رکشہ اسٹینڈ کے مالکان کی کمائی کے بارے میں پوچھنا ہے کہ حلال ہے یا حرام؟ فی رکشہ روزانہ پندرہ روپے دیتا ہے، اس کے علاوہ جب رکشہ اڈے میں لگائے گا تو 200، 500، 1000 جتنے میں مالک سے بات بن جائے لے لیتے ہیں، اڈے میں ایک منشی ہوتا ہے جو نمبر لکھتا ہے اور نمبر آنے پر بیچتا

ہے،اس کو مالک 300 روپے دیہاڑی دیتا ہے اور باقی جو پیسے ہوتے ہیں وہ مالک لے لیتا ہے،اب جو اڈا ہے جہاں رکشے کھڑے ہوئے ہیں وہ سرکاری جگہ ہے، مالک کی طرف سے رکشے والوں کو کوئی سہولت نہیں ہے،مثلاً چالان ہو جائے یا سرکاری لوگ کہیں یہاں سے رکشے نکالو، یہ سب رکشے والے خود برداشت کرتے ہیں۔ مالک کا صرف ایک فائدہ ہے اور وہ یہ کہ اس کا دبدبہ ہے،سارے لائن میں لگاتے ہیں اور ترتیب سے سواریاں بٹھاتے ہیں۔اس مالک کا نام چل گیا ہے کہ یہ اڈہ ان کا ہے، جب حکومت چاہے اڈہ ختم کرا دے یہ کچھ نہیں کر سکتے۔منشی کا پیسہ لینا سمجھ میں آتا ہے کہ وہ نمبر لکھتا ہے لیکن مالک کا دبدبے کی وجہ سے پیسے لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (ایک سائل)

جواب: صورتِ مسئولہ میں اگر واقعۃً یہ جگہ سرکاری ہے،اور کرایہ لینے والے ان لوگوں نے اس پر زبردستی قبضہ کیا ہے، نیز حکومت نے ان کو یہ جگہ اپنے لیے کرایہ پر دینے کی اجازت نہیں دی،تو ایسی صورت میں ان لوگوں کے لیے رکشہ ڈرائیوروں سے اس جگہ رکشہ کھڑا کرنے پر کوئی اُجرت لینا جائز نہیں۔منشی کو بھی اگر یہی قابض لوگ رکشہ ڈرائیوروں سے لی ہوئی حرام رقم میں سے اُجرت دیتے ہیں تو اس کی آمدنی بھی حرام ہے۔ان لوگوں پر شرعاً لازم ہے کہ اس ظلم اور حرام خوری سے توبہ کریں، اور اب تک اس طرح ناجائز طریقہ سے جو رقمیں لوگوں سے بٹوری ہیں وہ اُن کو واپس کریں۔

صوبہ خیبر پختونخوا والے اگر کسی دوسرے صوبہ میں ہوں تو روزہ وعید کس کے ساتھ منائیں؟

سوال: ہمارا تعلق صوبہ خیبر پختونخوا سے ہے مگر ہم ملازمت کے سلسلے میں پنجاب وغیرہ دوسرے صوبوں میں جاتے ہیں جبکہ بیوی بچے گاؤں میں ہی ہیں۔عید کے لیے گھر جانا ہوتا ہے۔اس سلسلے میں چند سوالات ادب کے ساتھ عرض کرتے ہیں:

1- کیا ہم فون وغیرہ کے ذریعہ تحقیق کر کے سرحد والوں کے ساتھ روزہ رکھیں یا ہمیشہ گورنمنٹ کے ساتھ روزہ رکھا کریں؟ کیونکہ اگر ہم روزہ پنجاب،سندھ میں وہاں کے لوگوں کے مطابق رکھیں تو عید

کیلئے پھر گھر جائیں گے۔اس طرح ہمیں ایک دن پہلے عید کرنی ہوگی یا عید کے دن روزہ رکھنا ہوگا۔آپ بتائیں ہم کیا کریں؟

2- سرحد اور پنجاب میں کچھ حضرات سعودی عرب کے ساتھ روزہ رکھتے اور عید کرتے ہیں۔کیا یہ ٹھیک ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔

جواب:1- پنجاب وغیرہ میں ہوتے ہوئے آپ ہمیشہ مرکزی کمیٹی کے اعلان کے مطابق روزہ اور عید کیا کریں، پھر اگر عید کے موقع پر کبھی اپنے علاقے جائیں اور وہاں کچھ لوگوں کا روزہ اور کچھ لوگوں کی عید ہو تو ایسی صورت میں آپ روزہ رکھ کر مرکزی کمیٹی کے اعلان کے مطابق اپنے روزے پورے کرلیا کریں، تاکہ آپ کو بعد میں قضا نہ کرنی پڑے۔

2- سعودی عرب میں رؤیتِ ہلال کا نظم ہماری معلومات کے مطابق قابل اعتبار نہیں، اس لیے روزہ وعید کے معاملہ میں پاکستان وغیرہ کسی اور ملک کے لوگوں کے لیے سعودی حکومت کے فیصلے کے مطابق عمل کرنا شرعاً جائز نہیں۔البتہ سعودیہ کی حدود کے اندر رہنے والوں کے لیے شہادت کی بناء پر کیا گیا فیصلہ معتبر ہے، اس لیے ان کا روزہ وعید صحیح ہے۔

خانہ کعبہ کی تصویر والی جائے نماز کا حکم:

سوال: جائے نماز جس کے اوپر خانہ کعبہ یا مدینہ شریف کی تصویر بنی ہوتی ہے اس کے اوپر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ (محمد عمران۔ ترنڈہ محمد پناہ)

جواب: جائز ہے، البتہ اس قدر احتیاط کی جائے کہ مقدس مقامات کی شبیہ کے اوپر بیٹھنے یا پاؤں رکھنے کی نوبت نہ آئے۔

بعذر خارج مسجد دوسری جماعت کے لیے اذان ضروری نہیں:

سوال: ہم دفتروں کے سامنے لان کے اندر صفیں بچھا کر نماز باجماعت ادا کرتے ہیں، حساس ادارہ ہونے کی وجہ سے قریب کی مسجد میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔ لان میں نماز باجماعت شروع کرنے سے پہلے اذان نہیں دیتے اس لیے کہ قریب کی مسجد سے اذان کی آواز آرہی ہے، کیا بلا اذان جماعت کرانا درست ہے؟ (محمد عمران۔ ترنڈہ محمد پناہ)

جواب: ایک محلّہ میں بعذر دوسری جگہ جماعت کرائی جائے تو محلّہ کی مسجد کی اذان کافی ہے، الگ اذان دینا ضروری نہیں، اقامت دوسری کہہ لینی چاہیے۔

والد کے حکم پر ٹی وی ریموٹ کی مرمت کروانا:

سوال: والد کے حکم پر ٹی وی کے ریموٹ کنٹرول کی مرمت کا کیا حکم ہے؟ مجھے والد نے اس کا حکم فرمایا تو میں نے یہ کہہ کر انکار کردیا کہ ٹی وی ناجائز ہے، میں اس ناجائز چیز کی مرمت نہیں کرواسکتا، اس پر مجھے سب گھر والے یہ کہنے لگے کہ تم والد کے نافرمان ہو۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ نافرمانی میں آتا ہے، اور اس انکار کی وجہ سے مجھے والد کی نافرمانی کا گناہ ہوگا یا نہیں؟ (بذریعہ ای میل)

جواب: ٹی وی بحالاتِ موجودہ گھر میں رکھنا اور استعمال کرنا جائز نہیں۔ لہٰذا ٹی وی یا اس سے متعلق کسی چیز مثلاً ریموٹ کنٹرول وغیرہ کی مرمت کروانا ناجائز کام ہے، اور کسی بھی ناجائز کام میں والدین یا کسی اور کی فرمانبرداری جائز نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق.“

یعنی ”خالق تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق میں سے کسی کی اطاعت جائز نہیں۔“

اس لیے مسئولہ صورت میں آپ نے جو کچھ کیا اس کی وجہ سے آپ کو والد کی نافرمانی کا گناہ نہیں ہوگا اور

ریزر اور بلیڈ اگر والد ڈاڑھی منڈانے ہی کے لیے منگوائیں تو اس میں بھی اُن کی اطاعت آپ کے لیے جائز نہیں، کیونکہ یہ گناہ کے کام میں تعاون ہے اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے گناہ کے کام میں کسی کا تعاون کرنے سے منع فرمایا ہے، ارشاد ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

یعنی ''تم نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں دوسروں کا تعاون کرو اور گناہ اور ظلم کے سلسلے میں کسی کا تعاون نہ کرو۔''

مگر واضح رہے کہ ان اُمور میں والد کا تعاون نہ کرنے کے ساتھ آپ پر والد کا ادب واحترام اور دیگر جائز اُمور میں والد کی اطاعت لازم ہے، اس لیے عام حالات میں والد کے ساتھ نرمی، خوش اخلاقی اور ادب واحترام والا رویہ رکھیں۔

رمضان میں نمازِ مغرب میں 20 منٹ تاخیر کا حکم:

سوال: ہمارے شہر کی جامع مسجد کی انتظامیہ نے رمضان المبارک میں روزہ افطار کے لیے نماز مغرب کے درمیان 10 منٹ کا وقفہ دیا ہے تاکہ لوگ اپنے اپنے گھر سے افطار کر کے نماز کے لیے آجائیں۔ دس فیصد لوگ ایسے ہیں جو مسجد میں بھی افطار کرتے ہیں۔ مسجد سے کسی کا گھر دور ہے کسی کا قریب، اس لیے دس سے بیس منٹ کا وقفہ اکثر ہو جاتا ہے کیونکہ جماعت کی کمی کی وجہ سے لوگوں کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ دس سے بیس منٹ کا وقفہ درست ہے؟ کیونکہ دکاندار یا کام والوں کو بہت انتظار کرنا پڑتا ہے۔ (واحد بخش)

جواب: نمازِ مغرب میں اتنی تاخیر کہ ستارے چمکنے لگیں، مکروہِ تحریمی ہے۔ اس سے کم اگر تاخیر اتنی ہو جس میں دو رکعتیں ادا کی جا سکیں تو بالاتفاق اس میں کوئی کراہت نہیں۔ اس سے زیادہ میں دو قول ہیں: بعض کے ہاں اس میں کراہتِ تنزیہی ہے (یعنی اتنی تاخیر جائز، خلافِ اولیٰ ہے) اور دوسرے بعض کے ہاں

اس میں کراہتِ تنزیہی بھی نہیں۔

اس بناء پر رمضان میں افطار کے لیے بقدرِ ضرورت کچھ وقفہ کرنے کی گنجائش ہے، مفتی اعظم حضرت مفتی رشید احمد رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک تھا، بلکہ حضرت نے احسن الفتاویٰ میں تحریر فرمایا ہے کہ اگر رمضان میں بھوک لگی ہو اور کھانا تیار ہو تو بیس منٹ تک تاخیر میں بھی کوئی مضائقہ نہیں، کیونکہ اس قدر تاخیر زیادہ سے زیادہ مکروہِ تنزیہی ہے جبکہ بھوک کی حالت میں کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے، لہٰذا کھانے سے فارغ ہو کر اطمینان و فراغ قلب کے ساتھ نماز پڑھنا چاہیے۔ (دیکھئے احسن الفتاویٰ: 138/2)

کس رنگ کا خضاب جائز ہے؟

سوال: کن کن رنگوں کا خضاب لگانا جائز ہے؟ نیز کیا کالا خضاب استعمال کرنا جائز ہے؟ (بذریعہ ای میل)

جواب: خالص کالے رنگ کے علاوہ دوسرے رنگوں کا خضاب استعمال کرنا جائز ہے اور خالص کالے رنگ کے خضاب میں یہ تفصیل ہے:

1- مجاہد، جہاد میں کفار پر رعب قائم کرنے کے لیے لگائے تو جائز ہے۔

2- ڈاڑھی کے بال بڑھاپے کی عمر شروع ہونے سے پہلے سفید ہو گئے ہوں تو ایک بیماری اور عیب ہے، اس عیب کے ازالہ کے لیے سیاہ خضاب لگائے تو جائز ہے۔ بڑھاپے کی عمر چالیس سال سے شروع ہوتی ہے۔

3- کسی کو دھوکہ دینے کیلئے سیاہ خضاب لگانا حرام و ناجائز ہے۔

4- زینت کے لیے تاکہ بیوی خوش ہو جائے۔ یہ مفتیٰ بہ قول پر مکروہ ہے۔

بینظیر انکم سپورٹ پروگرام سے مدد لینے کا حکم:

سوال: بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کے پیسے لینا کیسا ہے، یعنی اس کا لینا ناجائز ہے یا جائز؟ اگر حرام ہو تو ان پیسوں کے لینے والے گھر کا کھانا پینا کیسا ہے؟ یہ کون لوگ لے سکتے ہیں یعنی اس کے مستحقین کون ہیں؟ ہمارے گاؤں میں ایک ہی گھر سے والدہ صاحبہ، بیوی صاحبہ بھی لیتی ہیں اور اس کی بیٹی اور بہوئیں بھی پیسے لیتی ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ صرف غریبوں کا حق ہے۔ اگر یہ بات صحیح ہو تو فوجی یا کسی اور سرکاری ملازم کی بیوی جو کہ غریب ہو یہ پیسے لے سکتی ہے؟ اور اگر کسی گھر میں فوجی یا سرکاری ملازم تو نہ ہو لیکن اس کا گزارا ہوتا ہو یا امیر ہو تو کیا اس کے لیے بھی یہ پیسے لینا جائز ہے یا نہیں؟

جبکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ صرف ان عورتوں کا حق ہے جس کا خاوند سرکاری ملازم ہو تو کیا اس صورت میں کنواری لڑکی یہ پیسے لے سکتی ہے؟ یا سول ملازم جس کی تنخواہ -/30,000 ہزار روپے ہو اس کے لیے لینا جائز ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کا لینا ہر ایک کیلئے جائز ہے کیونکہ یہ بینظیر بھٹو کے ایصال ثواب کے لیے بطورِ اسقاط دیے جاتے ہیں۔ لہٰذا اس کو جتنا زیادہ لیا جائے ثواب ہے، کیا یہ بات بھی صحیح ہے یا نہیں؟ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کا لینا بالکل حرام ہے کیونکہ یہ این جی اوز کی ہے اور یہ ایک یہودی سازش ہے۔ (رحمت اللہ ۔ کرک)

جواب: بینظیر انکم سپورٹ ایک سرکاری اسکیم ہے، بظاہر یہ کوئی بیرونی سازش نہیں، بلکہ اس کا مقصد بیواؤں، غریبوں اور بے آسرا لوگوں کا تعاون کرنا ہے، اس لیے مستحق لوگوں کے لے اس اسکیم کے تحت کوئی مدد لینے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔ باقی چونکہ یہ سرکاری اسکیم ہے اس لیے اس کے تحت امداد لینے کا حقدار وہی شخص ہے جو اس اسکیم کے تحت امداد لینے کے لیے حکومت کی طرف سے طے شدہ معیار پر پورا اترتا ہے، دوسرے لوگوں کے لیے غلط بیانی اور دھوکے فریب سے اپنے آپ کو مستحق ظاہر کر کے اس اسکیم

کے تحت ملنے والی کوئی چیز لینا جائز نہیں۔

ہماری معلومات کے مطابق اس اسکیم کے تحت امداد لینے کے استحقاق سے متعلق سرکاری ضابطہ اسکیم کے تحت ملنے والے فارموں کی پشت پر درج ہوتا ہے، نیز اسکیم کے سرکاری ویب سائٹ (BISP) پر بھی یہ تفصیلات دیکھی جاسکتی ہیں۔ مختصر خلاصہ یہ ہے کہ اس اسکیم کے تحت امداد لینے کی حقدار بیوہ، طلاق یافتہ اور دوسری وہ سب خواتین ہیں جن کی اپنی آمدنی چھ ہزار سے کم ہو اور گھر میں:

1- کوئی بالغ تندرست مرد نہ ہو۔

2- کوئی ایسا فرد بھی نہ ہو جو سرکاری یا نیم سرکاری ادارے میں ملازم ہو یا ایسے کسی ادارے سے پنشن لیتا ہو۔

3- کوئی ایسا فرد بھی نہ ہو جو تین ایکڑ سے زیادہ زرعی زمین یا تین مرلہ سے زیادہ رہائشی پلاٹ کا مالک ہو۔

4- کوئی ایسا فرد بھی نہ ہو جو پنجاب فوڈ سپورٹ وغیرہ کسی اور سرکاری اسکیم کے تحت امداد لے رہا ہو۔

5- کوئی ایسا فرد بھی نہ ہو جس کے پاس کمپیوٹرائزڈ پاسپورٹ یا کسی اور ملک کی نیشنلٹی کا کارڈ ہو۔

6- کوئی ایسا فرد بھی نہ ہو جس کا یو بی ایل، ایچ بی ایل اور این بی ایل وغیرہ مائیکروفنانس کے بینکوں کے علاوہ کسی بینک میں اکاؤنٹ ہو۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]